کل ۴۹۲، ۲ افراد پر قتل کے مقدمات درج کیے گئے جو ممکنہ طور پر سزائے موت کے مستحق قرار دیے جا سکتے ہیں۔

انسانی حقوق سے متعلق مقامی تنظیم کے ایک کارکن نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ جن افراد کو سزا سنائی گئی ہے۔ ان میں ۶ افراد کی عمریں ۲۰ اور ۳۲ سال کے درمیان ہیں۔ ہیومن رائٹس ایسوسی ایشن کے اِس کارکن نے ان قیدیوں کے انجام کے بارے میں کہا "انہیں بھی باقیوں کی طرح "سزائے موت" دے دی جائے گی"۔ مذکورہ کارکن نے اپنا نام صیغۂ راز میں رکھنے کی شرط پر مزید بتایا کہ "پارڈنز بورڈ" رحم کی ہر درخواست کوردی کی ٹوکری میں پھینک دیتا ہے"۔

ایک ریٹائرڈ پولیس کرنل نے قازقستان میں انسانی حقوق کی حالتِ زار بیان کرتے ہوئے کہا:

"ملک میں سوویت عہد کے طریقہ کار پر تاحال عمل جاری ہے۔ مجرم کو نہیں معلوم ہوتا کب اسے سزائے موت دی جائے گی؟ اسے صرف اتنا بتایا جاتا ہے کہ اس کی درخواست مسترد ہو چکی ہے۔ جب اسے یہ بتا دیا جاتا ہے کہ اگلے چند دنوں میں موت اس کا مقدر ٹھہرے گی، تب اسے واپس جیل کی کوٹھڑی میں لے جایا جاتا ہے جہاں ایک پولیس والا گولی مار کر اس کا کام تمام کر دیتا ہے"۔

کرغیزستان میں استصواب

کرغیزستان کے عوام نے ۱۰ فروری کو صدر عسکرا کیئف کے اختیارات میں اضافہ کے لیے منعقد کرائے گئے استصواب میں ووٹ ڈالا۔ استصواب میں عوام سے ایک ہی سوال کیا گیا تھا کہ کیا وہ "۳ جنوری (۱۹۹۶ء) کے اس صدارتی فرمان کی تائید کرتے ہیں جس میں صدر نے کرغیزستان کے آئین میں ترامیم اور تبدیلیاں تجویز کی ہیں؟"۔

صدر عسکرا کیئف نے ۳ جنوری کے اپنے اس فرمان کے ذریعہ آئین میں بنیادی تبدیلیاں کر کے منڈی کی معیشت کی ترویج سے متعلق اقدامات جاری رکھنے کے لیے صدارتی اختیارات میں اضافہ کر دیا تھا۔ رائے دہندگان کی کل تعداد ۲۳ لاکھ تھی۔ صدر نے اپنے اس فرمان کے ذریعے کرغیز آئین میں پچاس کے قریب ترامیم متعارف کرائی تھیں۔ ان ترامیم کے نتیجے میں صدر کو قانون سازی کے وسیع تر اختیارات مل گئے ہیں۔ پارلیمنٹ کی ایوانِ زیریں کے پاس صرف بجٹ سے متعلق امور میں مداخلت کا حق رہ گیا ہے۔ نیز صدر عسکرا کیئف کو بین الاقوامی مالیاتی ادارے کی سفارشات کی روشنی میں ملک کو آزاد منڈی کی معیشت کی راہ پر ڈالنے کی کھلی چھٹی مل گئی ہے۔

ٹیلی فون مکالموں پر مبنی رائے عامہ کے ایک تجزیے کے نتائج کے مطابق ووٹروں کی اکثریت سوال کی نوعیت سمجھنے سے قاصر تھی۔ صدر عسکر اکییف دسمبر ۹۴ء میں دو کمیونسٹ حریفوں کے مقابلے میں مزید پانچ سال کے لیے صدر منتخب کیے گئے تھے۔ مبیّنہ طور پر ان کے حق میں ۷۲ فیصد ووٹ پڑے۔ ان صدارتی انتخابات کو بین الاقوامی مبصّرین کی طرف سے وسیع بے قاعدگیوں کی بنیاد پر ہدفِ تنقید بنایا گیا۔ پچھلے سال کرغیزستان میں پارلیمانی انتخابات ہوئے۔ ان انتخابات کے نتیجے میں ایسے صوبائی اہل کاروں کی اکثریت پارلیمنٹ میں منتخب ہو کر آئی جو انتظامیہ کے حمایت یافتہ تھے۔ حزبِ مخالف کی طرف سے انتخابات میں بے قاعدگیوں کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ لیکن ریاست کی انتظامی مشینری نے ان مظاہروں کو بڑی سختی سے دبایا۔ تاہم دیگر وسط ایشیائی ریاستوں کی نسبت کرغیزستان میں پریس کی آزادی کا احترام اور جمہوری اصولوں کی پاسداری کا رجحان قدرے زیادہ ہے۔

وسطی ایشیا: سفارتی سرگرمیاں

ازبک مشیرِ خارجہ امریکی عزائم کو بے نقاب کرتے ہیں

فروری کے مہینے میں ازبکستان کے اُمور خارجہ کے مشیر جناب گوگا خدویا توف پاکستان کے دورے پر آئے۔ یہاں اُنھوں نے پشاور یونیورسٹی کے ایریا اسٹڈی سنٹر کے زیرِ اہتمام ایک سیمینار "پاکستان اور وسطی ایشیا میں اقتصادی تعاون کے امکانات" سے بھی خطاب کیا اور پریس کانفرنس بھی منعقد کی۔

ڈاکٹر خدویا توف نے کہا کہ افغانستان کی خانہ جنگی وسطی ایشیا اور پاکستان کے درمیان اقتصادی و سیاسی تعلقات کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے نیز اس صورت حال کا سب سے بُرا اثر پاکستان پر پڑا ہے اور حالات زیادہ خراب ہوئے تو خطّے میں لسانی و نسلی فساد بھی پھوٹ سکتا ہے۔ چنانچہ پاکستان کو چاہیے کہ وہ کسی خاص دھڑے کی حمایت کے بغیر افغان مسئلہ کے حل کے لیے فوری اور دلیرانہ اقدام کرے۔ ازبکستان کے مشیر برائے امور خارجہ نے کہا کہ اگر بیرونی قوتیں افغانستان میں مداخلت اور اسلحہ کی فراہمی بند کر دیں تو یہ مسئلہ فی الفور حل ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں اُنھوں نے ایران کو بھی متنبہ کیا کہ وہ افغانستان میں محتاط کردار ادا کرے ورنہ اس کے اور علاقے کے دیگر ممالک کے باہمی تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔

اِس موقع پر ڈاکٹر خدویا توف نے مسئلہ کے حل کے لیے سات نکاتی منصوبہ بھی پیش کیا۔ فوری